منشور محمدی

پیغام خدا نحو آدم آورد | انجام کتاب ہر پیمبر آورد

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

نمبر ۳ | مورخہ ۱۱ رجب ۱۲۸۹ ہجری نبوی روز یکشنبہ | جلد ۱

لا الٰہ الا اللہ | ممہید | محمدٌ رسول اللہ

احسان ہی خدائی دو جہانکا — منشور محمدی سے نکلا — ہی فارقلیط نام اونکا — توریت مین شیلوکر کے آیا

ہی اک یہ صحیفہ کرامت — درج اسمین ہی ہر طرح ہدایت — ہین خاتم انبیا محمدؐ — بمقبول کبریا محمدؐ

شمس الاخبار لکھنو سے — کچھہ کھلتے ہین مذہبی شکوفے — یارب یہ تیر کیسے چاہتا ہون — تاثیر قبول اسمین دیکھون

بی اصل مین بی بہار ہین سب — وی راہ خدا کے خار ہین سب — القصہ مسیحی بھائیون کی — خدمت مین ہی التماس میری

وہ شمس ہی جنکا نام اونکا — مسمور ہی مادری والا — جو کچھہ کہ مری یہ گفتگو ہے — وہ سب تو تمہاری رو برو ہے

منشور یہ جب ہی نور افزا — اس شمس کو بس زوال ہوگا — طغیانی سخن مین گر کہین ہو — فحوائی غطائے تو سمجھہ لو

کیا کہتے ہین اب جناب مسمور — چلتا ہی کہین بھی مور کا زور — ہر لفظ کو غور غور سمجھو — سمجھو تان یکبیک اوجھو

انجیل کے باتین ہین اسمین — توریت کی آیتین ہین اسمین — یا ویل محض مین مت بھرو دم — وسعت تاویل مین ہی کیا کم

اسناد صحف کی اسمین آئین — یروجہ صحیح مین فی لائین — من مانتے پھیر پھار کب تک — اسوضع کی گھیر گھار کب تک

ایراد سے سب کی ہی یہ مقصود — عیسےٰ کی خدائی ہووے نابود — تم گو کہ بزعم خود ہو پھولے — بھولی بھٹکے بھٹکے بھولے

اللہ کی الوہیت کا چرچا — ہو جاتی مسیحیون مین ہر جا — انکار و گریز جانے دو آؤ — اصرار و ستیز جانے دو آؤ

عیسےٰ کو خدا کا بیٹا کہکر — ہون پاپ و جھوٹ کی سزا سر — شفقت کرو بدظنی کو چھوڑو — الفت کرو دشمنی کو چھوڑو

حضرت کو ہماری جانین برحق — سردار جہان شفیع مطلق — منظور ہی اس سے خیر خواہی — توفیق رفیق ہو الٰہی

سوای تمھاری کتب مین جو لکھا گیا ہی کہ تینون مجدین
بہا مین قدرت مین ایک ہین سہو وہ بھی باطل ہوا -
- شمس الاخبار یعنے شروع کرتا ہون بنام اللہ باپ
جو پہلی اقنوم اور مالک کل ہی منشور محمدی بسم اللہ
مین لفظ اللہ کی صفت الرحمن الرحیم کرکے آئی ہے سو
اپکی نئی ایجاد مین باپ کا لفظ اللہ کی صفت آپ کی خیال
پاک مین گردانی گئی کوئی پوچھنے والا پوچھ بیٹھے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کے جملے مین بھی کیا باپ کا لفظ
مذکور ہے اور آپ کہان سے لائے تو کیا جواب دوگے
اور اللہ جل جلالہ مالک کل کا ہے کہنے سے معلوم ہوا
کہ بیٹا اور روح القدس بھی مالک کل کے ہین نہ مالک
جز کے بلکہ لفظ کل کے فردون مین داخل ہوکے مملوک
وعبید ہوگئے پھر خدائی کدہر سے اگر تم خدائی کے تین
حصے کرکے ایک حصہ باپ کو ایک حصہ بیٹے کو ایک حصہ
روح القدس کو دیتے تھے تو سننے والا سن کر تینون
کا نام باپ رکھو یا تینون کا نام بیٹا رکھو یا تینون کا
نام روح القدس رکھو کیون جدے جدے نام رکھے
ہوکر کے جواب دینے کی گنجایش تھی اور یہہ کفر عرب کے
کفار کی سر یکا ہوتا تھا کیونکہ عرب کے کفار خدائی کو باطل
معبودون پر معبود حق کے ساتھ ملاکر تقسیم کردیتے تھے
جب تم رب العزت کو مالک کل بولکر اور کل کے فردون مین
بلا استثنا سب کو گردان کر بیٹے اور روح القدس کو
خدا مانتا معاذ اللہ عرب کے کفار سے بھی بڑھ گئی درجے

بڑھ گیا شمس الاخبار والرحمن اور بیٹے کی جز
اقنوم اور خاص صفت پر موصوف ہی منشور محمدی
والرحمن مین حرف عطف کی زیادتی اور بیٹے کا خارج
کہان سے آیا اور الرحمن جسکا معنی پروردگار مومنانہ
وکافران در دنیا ہی خاص صفت کہان سے ہوی
شمس الاخبار والرحیم اور روح پاک کی جو تیسرا اقنوم
اور موصوف بصفت عام ہے منشور محمدی اسمین
بھی حرف عطف کی زیادتی کدہر سے آئی اور الرحیم جسکا
معنی رحمت کنندہ مومنان در آخرت ہی عام کیون ہوگیا
شاید اپنے علم کی ذکاوت سے رحیم کے عبد و رب پر برتے
جانیکو اور رحمن فقط اللہ جل جلالہ پر استعمال پانیکو
عام و خاص سمجھ لئے شمس الاخبار اور فی الحقیقت
کہ بیٹا خاص صفت رکھتا ہی منشور محمدی جب بیٹا رحمانیت
کی صفت رکھتا ہی تو رحمانیت خاص صفت کہان ہی بلکہ
وہ تو عام ہی پس رحمان کو خاص صفت بولنا بجز یکی از
اغلاط و سرور نمودن مرتب و زر کشید چیز بیطر نمی آید
شمس الاخبار کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی اسپر ایمان
لائیگا ہلاک نہوگا منشور محمدی اس سے معلوم ہوا کہ
جو کوئی اس پر ایمان نہ لائیگا ہلاک ہوگا حالانکہ رحمانیت
کا خاصہ یہہ تہا کہ ایمان لاوے یا نہ لاوے ہلاک نہوے
شمس الاخبار پس یہہ صفت خاص اور شرطیہ ٹھہری
منشور محمدی رحمانیت کو صفت خاص بولنا اور شرطیہ
ٹھہری کہنا نادانون کو فریب دینے کی عبارت ہی

یا دل مین کچھہ مطلب ہی اسکو اچھی طور سے ادا کرنا نہین
ہوسکتا شمس الاخبار اور شرطیہ لفظ خاص ہوتا ہی منشور
محمدی یہہ کونسے مدرسے کی تحصیل ہی معلوم نہین جو
کہتے ہین شرطیہ لفظ خاص ہوتا ہی شمس الاخبار کیونکر
سوای خداوند مسیح پر ایمان لانیکے نجات غیر ممکن ہے
منشور محمدی خداوند مالک کل پر ایمان لا چکے بعد
یہہ دوسرا کون خداوند ہی کہ اسپر ایمان لاوی بغیر نجات
غیر ممکن ہی اللہ کی پناہ کہین دو خداوند بھی ہوا کرتے
ہین اگر وہ خداوند کا لفظ دنیا کے رواجی باتون مین سے
ہے تو اسکا زبان پر لانا کچھہ مفید مطلب نہین ایسے بہت
سے خداوند ہوا کرینگے انپر ایمان لانے سے کیا علاقہ
شرک کی بات کیون کرتے ہو صاف رسول کر کے کیون
نہین کہدیتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانیکے لوازم سے
رسولون پر ایمان لانا کتابون پر ایمان لانا فرشتون
پر ایمان لانا قیامت پر ایمان لانا بھی ہے شمس الاخبار
اُن لوگون کی نجات ہوگی جو اسپر ایمان لائے اس لئے
خاص صفت پر موصوف ہی منشور محمدی جب وہ خاص
صفت سے موصوف ہونے کی بات غلط ہوگئی تو یہہ کہنا
کہ اُن لوگون کی نجات ہوگی جو اسپر ایمان لاوی بھی غلط
ہوگیا کیونکہ رعایت صفت عام ہی کہ سب کو خواہ کافر ہو
خواہ عیسائی ہے وہ جو کہی مسیح پر ایمان لانا ہم پوچھتے ہین
کیا کر کے ایمان لانا کیا مالک کل کر کے یا مالک کے رسول
وعبد کر کے مالک کل کر کے ایمان انپر لا نہین سکتے کیونکہ

وہ مالک کیسے یا رسول وعبد کر کے تو ہم سارے مسلمان
انپر اچھی طرح اور پاک اعتقاد سے ایمان لا چکے پھر یہہ لغو
مسلمانون کیواسطے کیسی غرض شمس الاخبار کی دعوت ہی ہے
کہ ایک بیگناہ متقدس بندیکو خالق سمجھو اور اِلٰہ مانو۔
اللہ کی پناہ کہین مخلوق بھی خالق ہوا ہے کہین عابد ہی
معبود ہوا ہی شمس الاخبار اور رحیم صفت جو روح
پاک ہے یہہ عام ہے منشور محمدی رحیم البتہ صفت ہی
وہ روح پاک کسطرح ہوسکیگی کیا تمھین انہی ذات وصفت
مین تمیز نہین وہ جسکے کہ عام ہے عام کہان ہی بلکہ
خاص ہے شمس الاخبار کیونکہ انجیل سے ثابت ہی
کہ وہ خاص وعام کے دل مین آتا اور ہدایت کرتا اور تسلی
بخشتا ہی منشور محمدی روح خاص وعام کے دل
مین آنیسے اور انکو ہدایت کرنے اور تسلی بخشنے سے
رحیم جو صفت خاص ہے وہ عام کسطرح ہوی اور اسکو
اسکو کیا لگاؤ کوئی خاص وعام بے روح نہین ہے روح
مین روح آنیکا یعنے ذات مین ذات آنیکا اور وہ خدا ہی
ہونیکا کیا معنی ہے ذرا بتلائے شمس الاخبار چنانچہ
پولوس مقدس نے جب دمشق کے کلیسیا کے ایذا
رسانی کے لئے جاتا تھا تو راستے مین بلا پشیمان توبہ
وخواہش روح پاک نے اسکو گھیر لیا اور ہدایت کیا۔
منشور محمدی یہان روح کا معنی مجازاً الہام کا ہی نہ
ذات کا یعنی اللہ جل جلالہٗ کے الہام سے اسکو ہدایت ہوی
شمس الاخبار دیکھو تحریر کی حالت مین روح پاک سے

اسپر نازل ہوکر اسکی مدد و ہدایت کی **منشور محمدی**
واہ یہہ بھی کچھہ بات ہے ایک چیز خدا ہونا کسی پر بجا ہے
کی حالت مین سے نازل ہوکر اسکی مدد و ہدایت کرتی ہے تو
بندون کی صفت ہی خدا اُس سے کسطرح متصف ہوسکیگا
مان الہام پر یہہ بات صادق آتی ہے اور حق بھی
وہی ہے **شمس الاخبار** پس اس صفت مین شرط لازم
ٹھہری **منشور محمدی** المعنی فی بطن الشاعر یعنی اسکا
سمجھنے لکھنے والے کو ہی معلوم ہے لفظ کچھہ نہین بتلاتا
شرط لازم پہلی بات تھی سو اب دوسری کیون نہ ہوگئی۔
مقصود لکھنے والیکا کاغذ کو بھر دینا ہے مطلب حاصل
ہووے یا نہووے **شمس الاخبار** پس جو کام اُس سے
تعلق رکھتا ہے بلا شرط اور عام ثابت ہوا **منشور**
محمدی اُس سے معلوم ہوا کہ معاذ اللہ روح القدس
ایسا خدا ہے کہ کوئی اسپر ایمان لاوے یا نہ لاوے
ہلاک نہوگا باوجود بیٹے سے آخر ہوکر ایک ہاتھہ بیٹے سی بڑھ گیا
باپ کا کسی چیز مین ہمکان نرہا اب باپ بیٹے کو چھوڑو
روح القدس کو پوجا کرو اللہ کی پناہ **شمس الاخبار**
مثلاً ہر ایک کے دل مین ایک روحانی شریعت موجود ہے
جسکو قلبی شریعت کہتے ہین وہ کیا شی ہے وہ روح پاک ہی
ہر ایک مین بقدر خواہش و لیاقت موجود ہی جو بوقت گناہ
انسان کو ملزم ٹھہراتا ہی **منشور محمدی** یہہ سب جملے
بے معنی ہین کچھہ مطلب تمہین دیتے ان بے معنی جملون مین

بھی ہمارا ہی مطلب ہا تہ آیا کیونکہ تم ہی کہتے کہ وہ روح قلبی
روحانی شریعت ہی پھر وہ شریعت خدا کسطرح ہوئی روحانی
شریعت کو قلبی شریعت کبھی نہین کہہ سکتے کیونکہ روح جدی
بات ہی اور قلب جدی بات شارع کی طرف سے قلب جدے
باتون سے مکلف ہوا ہی اور روح جدے باتونسے
شمس الاخبار لیکن انسان خود مختار ہی الی موجودہ
منشور محمدی جب روح القدس کی صفت اسطرح کی ہی کہ
اسپر ایمان لاوے یا نہ لاوے انسان ہلاک نہوگا پھر ہدایت کس لئے
کرنا اور الزام کس لئے دینا بلکہ مدد کیسوائی اور کچھہ نکرنا آدمی
کو عقل بہت بڑی چیز ہے فقط لفظون کو چھوڑنا کچھہ مطلب
اسمین کچھہ رہے یا نرہے کچھہ بڑا کام نہین **شمس الاخبار**
مطلب یہ کہ یہہ اقنوم عام صفت تیسرے درجے پر ہے
منشور محمدی ان سب عبارتون سے معلوم ہوتا ہے
کہ نہ عباد الدین ہین نہ رجب علی بلکہ کوئی ولایت زا
پادری ہین کہ مطلب بیان کرنا چاہتے ہین ہندوستانی
زبان سے خوب آشنا نرہنے کے سبب سے ادای مطلب نہین
کرسکتے نہین تو ادای مطلب کیواسطے کیا چیز مانع تھی
یا اہل کتاب کو مطلبون کو اُن کتابونکا طور جدا رہنے کے
سبب سے مطلب نہین سمجھہ سکتے غرض روح القدس کو تو عام
ٹھہرائے اور بیٹے کو خاص تو باپ کے واسطے اَخَصّ کا لفظ
کیون ترک کئے شاید وہ رحمانیت اور رحیمی سے دور ہی
باپ نکما بیوقوف غافل اور بیٹا اور روح القدس کے پاس حاصل ہوا

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد قاسم عفی کے چھپا

نمبر ۲
چوہی پکڑنیکی کل سے چور کو پکڑنا ایک لڑکا

۱۵- سالہ شریف اللہ نام برہان پور مین ایک بساطی کی دوکان سے تختون کی درز سے ہاتہ ڈالکر اسباب چورایا کرتا تہا بساطی مذکور عاجز ہوگیا ایک روز ایک کل چوہے پکڑنیکی اوس درز سے لگاکر رسن سے مضبوط باندہ دیا اور لوہے کی پاٹ اوسپر دبادئے وہ لڑکا حسب معمول درزمین سے تختون کے اندر ہاتہ ڈالا جو اوس کانچ پر پڑا اور فوراً کل مذکور نے ہاتہ اوسکا داب لیا تب وہ شور وغل مچانے لگا فوراً اہالی پولیس دوڑے اور اسکو گرفتار کرکے لیگئے صاحب مجسٹریٹ بہادر نے اس حکمت بساطی سے تعجب کیا اور اوس لڑکے کو تو ضرب بید مار کر چھوڑ دیا اور ایک تیلی جسنے اوس سے چوری ہوئی باٹ لئے تھے اوسپر دس روپیہ جرمانہ فرمایا + انجمن ہند

قدرت خدا

ایک کرمفرما بورہ گاؤن پرگنہ ترولی سے تحریر فرماتے ہین کہ یہان کے چند اشخاص جو حرمین شریفین کی زیارات سے مشرف ہوکر آئے ہین اونکی زبانی معلوم ہوا کہ جب ہم لوگ ارکان حج ادا کرکے مدینہ طیبہ کیطرف ہمراہ قافلہ روانہ ہوئے تو ہمارے قافلہ کے اندر ایک شخص کسی شہر کا رہنے والا تھا شدت سے بیمار ایک اونٹ پر سوار تہا اوسنے اپنی حالت غیر دیکہ کر اپنے شتربان بدو سے کہا کہ میرے پاس پانسو دینار ہین جب مین مرجاؤن تو میرے بدن سے نصف تو لے لیجیو اور نصف راہ خدا مین مساکین وفقرا کو تقسیم کر دیجیو یہہ سنکر بدو بدنیت نے خیال کیا کہ اگر یہہ شخص اچھا ہوگیا تو مال ملتہ سے گیا پر سوچکر اوس بیمار کے اونٹ کو قافلہ سے الگ کرکے ایک پہاڑ کی راہ دشوار گذار مین لیگیا اور وہان پہنچکر بیچارہ بیمار کو اونٹ سے اتارکر قتل کرنا چاہا ہر چند بیمار نے فریاد کی مگر کوئی اوس پاس بھی نہ تہا کہ اوسکی فریاد کو پہنچتا آخر بدو نے اوسکا کام تمام کیا اور اوسکا مال کو لینا چاہا مگر قدرت خدا اور معجزۂ رسول کبریا دیکہنا چاہیئے کہ خود بخود دست غیب سے اوس بدو کے ہاتہ مین ہتکریان اور پاؤن مین بیڑیان لوہے کی بہت بھاری پڑگئین جنکے سبب سے وہ اوس مقام سے جنبش بھی نہین کرسکتا اور اوسیطرح عذاب الٰہی مین مبتلا ہے وہان کے بادشاہ کا حکم ہے کہ کوئی آدمی اب اوس مقہور کے پاس نجائے فقط + نسیم جونپور

بنا روم مین ایک نمازی جہاز

تحریر معتمد سے جو دریافت ہوا ہی درج صحیفہ کیا ہی ایک روز حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ نے اپنے والدہ سے درخواست کی کہ اگر کچہہ روپیہ طریقہ حلال سے فراہم ہوا ہوا ہو تو عنایت کیجئے کہ ایک مسجد تعمیر کیجائے چنانچہ جناب محتشمہ نے اکیانوے لاکہہ روپیہ اپنے زرمہر سے مرحمت کیا اوس سے شاہنشاہ نے ایک جہاز وسیع و رفیع بنوا دیا جسکے ایک کمرے مین ہزار آدمی نماز پڑہ سکین اور بارہ سو توپ کا اوس جہاز پر چڑہائی گئی اور جب حضرت

فوج پیادہ متعین ہوئی اب وہ نمازی جہاز مشہور ہوا ہی۔ نورالا
اور شاہنشاہ نے اپنی سواری لیکے قرار دیا ہی۔ نورالا

اک یہودی اور عیسائی کی گفتگو جسے اک مسلمان بھی سن رہا تھا

یہودی تو اپنی شرارت مین ضرب المثل اور ہمیشہ سی بی باک رہی ہین اک بیچاری عیسائی نی اسسے اس طرح سوال و جواب شروع کیا۔

ع کیا وجہ کہ تم لوگ قوم یہود خداوند یسوع مسیح پر ایمان نہین لاتی حالانکہ یسوع ناصری کی خبر سب نبیون نی دی ہی اور موسیٰ نی اسکی بابت لکھا۔

ی مسیح کا ابھی ظہور نہین ہوا وہ جب آویگا تو بنی اسرائیل کی سلطنت کو قایم کریگا اور وہ اک بڑا بادشاہ ہوگا جو بیت لحم مین پیدا ہوگا۔

ع مین تمسے سچ کہتا ہون کہ یسوع مسیح کنواری مریم کے پیٹ سی پیدا ہوکر دنیا مین آچکا۔

ی بہت سی لوگ مسیح کی نام سی آچکے ہین اور یہہ سب جھوٹی یا کار مزور اور مکار تہی کوئی انمین سی یہودا کی سلطنت قایم کرنیوالا نہوا۔

ع ہم پاک انجیل مین پڑہتی ہین کہ نبیون کی معرفت کہا گیا تھا کہ یسوع ناصری کہلاویگا۔

ی یہہ سب جھوٹ اور افترا ہی ہمارے پاس سب صحیفی اور تمام تورا اور نبیم موجود تہی ہم اسکا کہین اثر نہین پاتی یہہ تم لوگون کی بناوٹ ہی

ع کیا خداوند کی نسبت یشعیا نبی کی صحیفہ مین نہین کہا گیا کہ کنواری کے پیٹ سی پیدا ہوگا۔

ی یہہ محض جھوٹی بات ہی کیونکہ عبرانی علمہ کے معنی عبرانی لغت مین کنواری عورت کے ہرگز نہین بلکہ کنواری کے واسطے ۱۰۱۵۱۶ ۱۰۱۵۱۶ ہی بتولہ خاص ہی دیکھو کتاب پیدایش یعنی موسیٰ کی کتاب اوسمین کئی جگہ (باب ۲۴ درس ۴۳) کنواری کیواسطے یہی بچہا لفظ ہی۔ اور علمہ تو عموماً جوان عورت کو کہتے ہین۔ کیا تمنے جسنیس کی عبرانی لغت نہین دیکہی۔ پادری مسمور صاحب کی کتب خانہ مین ہی اسی نکال کی دیکھو اس بڑی محقق نی صاف گواہی دی ہی کہ اسکی معنی لڑکے اور جوان عورت کی اسکے مفہوم مین بکارت داخل نہین۔ اور اس سی بن بیاہا پن بھی نہین نکلتا جیسا ہگستنبرگ نی سمجہا ہی بلکہ بالغہ عورت اور اور عموماً جوان عورت علمہ کہلاتی ہی۔

اور ثانیاً ہم سبات کو کب تسلیم کرسکتے ہین کہ یسوع کا تولد کنواری مریم سی ہوا۔ کیا اسکا شوہر یوسف نہ تہا اور دونون اکجا نہ رہتی تہے اسکی علاوہ ہم یہہ بھی سنتے ہین کہ اک رومی سپاہی سے مریم کو تعارف تہا تم اسکا ذکر کتاب اپہو مو مین پاوگے۔

م معاذ اللہ۔ انما المسیح بن مریم

رسول اللہ وکلمتہ القہا الی مریم وروح منہ

ع جیساکہ مسیح کی نسبت پیشین گوئی ہوئی تہی کہ وہ بیت لحم مین پیدا ہوگا وہ پورا ہوا پہر یہ کہ یسوع ناصری کہلایا

ی تمہارا عیسیٰ تو ناصرہ مین پیدا ہوا اللہ تم لوگون نے اوسکی شان بڑہانیکو اور اسکو پیشین گوئی کا مصداق ٹہرانیکو ایسا بنالیا کہ بیت لحم مین پیدا ہوا حالانکہ وہ عمر بہر ناصری کہلایا - ورنہ وہ بیت لحمی کہلاتا - اور جب یہہ کہا گیا تہا کہ ناصری سے کوئی اچہی چیز نہین نکلتی تب عیسیٰ یا حواریون نے یہہ الزام نہین رفع کیا کہ یسوع ناصری نہین بلکہ بیت لحمی ہے -

ع ارنخیل مین نہین لکہا ہی کہ اک آسمانی آواز سے یسوع کی تصدیق ہوی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی -

ی کیا خوب وہ شیطانی آواز ہوگی نہ کہ رحمانی کیونکہ یسوع شیطان کے حکم مین تہا - شیطان اسکو پہاڑ پر لیگیا اور یسوع اسکے ساتہہ ساتہہ پہرا تہا - اگر یسوع شیطان کے حکم مین نہین تہا تو کیون اسکے ساتہہ فضول حرکت کی اور اسکا کہنا مانا

ع تم اگر مسیح پر ایمان نہین لاتی تو مسیح کے معجزون پر ایمان لاؤ -

ی یہ سب شعبدہ بازی اسنے مصر مین سیکہی تہی اور بہت سے لوگ ایسی شعبدہ کرتے پہرتے ہی اونہین دنون

۳ اک شعبدہ باز شمعون بہی تہا -

ع یعنی پادریصاحب سے سُنا ہی کہ تمہاری مورخون نے مسیح کی معجزون کی گواہی دی ہی مثلاً - یوسیفس نے

ی تمکو دہوکا ہوا کسی یہودی نے ایسا نہین کہا دیکہو ہماری طالمود جو پہلی صدی مین لکہی گئی اسمین کہین یسوع کے معجزون کا اقرار نہین ہی - یوسیفس کی کتاب مین تم لوگون نے ہرچند جعل کیا اور یوسی بس نے جو - چوتہی صدی مین تہا اسمین خیانت کی - مگر آخر کو ثابت ہوا کہ عیسائیونکا جعل ہی - طامسیطس مورخ نے گواہی دی اور اپنی تاریخ مین اسکا ذکر لکہا ہے -

ی طامسیطس نے اگر یسوع کی معجزے لکہے ہین تو اس دیسپیش بادشاہ کی معجزے بہی لکہے ہین کہ اوسکی بہی انہی کو انگہہ دی اور لنگڑے کو پاؤن پس تم نہ اسکی یہہ بات مانتے ہو اور نہ ہم وہ بات

ع اگر تم معجزے نہین مانتے تو اسکی پیشین گوئی اور غیب کی خبر تو سچ ہے -

ی کوئی خبر غیب کی نہین دی جن باتون کو تم غیب کی خبر کہتے ہو وہ تو فراست اور کیاست کی ہر اک دانا اور تجربہ کار کہسکتا ہی اور بعضی دفعہ تو نادان شخص کا بہی قیاس ٹہیک ہوجاتا ہی ہم جب جانتے کہ یسوع نے یروسلم کی تباہی کا اور اسکے ساتہہ اپنی مکرر آنیکا حال کہا تہا وہ سچ نکلتا حالانکہ انہارہ سو برس

گزر گئے اور وہ ہنوز آتا ہی - اسنے کہا تہا کہ یروسلیم کی ہیکل کی بالکل مسماری ہوجاویگی کہ وہان اینٹ پر اینٹ قایم نرہیگی حالانکہ بیت المقدس مین مین دیکہہ آیا ہون کہ عبدالملک ابن مروان کی بنوائی ہوی اک بڑی مسجد بنی ہوی ہے -

ع اگر یہہ کچہہ نہ تہا تو کیون اتنی لوگ اسکو مرید ہوگئے -

ی کیا تم نہین جانتے کہ وہ مسیح بنا چاہتا تہا اور لوگون سی کہتا تہا کہ تم مین بادشاہت قایم کرونگا - اور تم اسمین بنی اسرائیل کی فرقون پر حکومت کروگے اور اون دنون ایسا تہا کہ قوم یہود جو غیر قوم کی تحت حکومت تہے وہ لوگ بادشاہ سی نہایت آزردہ تہی پس وہ لوگ اس دم مین آگئے تہے کہ یہہ واقعی بادشاہت قایم کریگا اور بیشک سب حواری اسی عقیدہ پر تہے کہ ہمکو حکومت ملیگی اور صرف دنیاوی فائدہ کی امید مین اسکی ساتہہ تہے اور کوئی اونمین سی خالص ایمان اور صدق دل سی گرویدہ نہین ہوا تہا کسنے اسکے ساتہہ گہوبار مٹایا اور کون اوسکے ساتہہ رہنے سے اپنی گہر سی نکالا گیا اور کون اسکی لئی جان دینے کو مستعد ہوا حالانکہ جب وہ پکڑا گیا تو یہہ لوگ بہاگ کہڑے ہوی -

ع تم اسکی پاک تعلیم پر لحاظ کرو اور اوسکی خدا کے بیٹے کی سی چال چلن کو دیکہو کہ وہ دنیا مین بی عیب تہا -

ی اسنے سب اخلاق کی باتین ہم سی سیکہی تہین لڑکپن مین تعلیم پائی اور تورا اور تعلیم کو پڑہا اور اسکی اخلاق کی باتین سب وہی ہین جو فلو اور هلل ہماری قوم کے ربیون نی کہی ہین - اور ہم اسکی چال چلن کو مقدس نہین مان سکتے ہین اسنے خود اقرار کیا کہ مین بڑا کہانی اور پینے والا ہون - اور تمہاری کتاب سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسکے ساتہہ کئی عورتین بہی پہرتی تہین - جو اپنے مال سے اوسی کہلاتی تہین اسکا نتیجہ اس خیالی تقدس کے ابطال کو کافی ہی -

ع یہہ باتین تمہاری بی ایمانی کی ہین حالانکہ خداوند یسوع مسیح نی گنہگارون کے بدلی اپنی جان دی اور صلیبی موت سی ہمکو عذاب ابدی سے بچایا -

ی اسبات کی حقیقت صرف اتنی ہی کہ جب یسوع نی شریعت کی خلاف اپنی آپکو خدا کہا تو یہودی عالمون نی اوسی پکڑ کر رومی حاکمون کی سپرد کر دیا کہ سزا دیجاوی کیونکہ شریعت مین صاف لکہا ہی کہ جو کوئی خدا کے سوا کسی اور کو خدا کہی وہ مار ڈالا جاوی — (استثنا) اور یہہ بہی لکہا ہی کہ جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ ملعون ہی پس یہہ اک بڑی ذلیل ہی کہ یسوع تمہارا حقیقی مسیح نہ تہا ورنہ وہ لعنت کا مستحق نہوتا - تم تلاش کرو اگر وہ حقیقت مین تہا تو برکت کی عوض مین لعنت کا مستحق کیون ہوا -

ع مین اسکا جواب نہین دے سکتا -

ہم مسلمان سی یہہ باتین سنکر نہ رہا گیا - اور اس

نمبر ۳۰

یہود کی مقابلہ مین یہہ آیت پڑہ کر مسیح کو الزام اور بدنامی سے بچایا - وقولہم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ اور عیسائی سے کہا کہ تمسے یہود کی مقابلہ مین مسیح کی تصدیق ممکن نہین اور بیچ محمدؐ کی رسول اللہ تسلیم کیے ہوے اور سبیل مسیح کی تصدیق کی نہین ہوسکتی تو تم مجزصادق

گذارش دربارۂ قول شمس الاخبار نمبر ۵

شمس الاخبار - مرتب شمس الاخبار سلامت - جناب پادری عماد الدین صاحب کتاب ہدایت المسلمین مین لکھتے ہین کہ محمد صاحب نے پہلی آیت قرآن کی غیر فصیح لکہی ہے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ غلط - منشور محمدی پہلی آیت قرآن کی غیر فصیح بولنا پھر کہا تفسیر مین یہہ غلط بولنا کیا بات ہے غلط کا مقابلہ غیر صحیح ہے نہ غیر فصیح شمس الاخبار اور فصاحت سے خارج ہے - منشور محمدی غیر فصیح اور فصاحت سے خارج ہے - کہنا دونون ایک بات ہین تفسیر مین وہی لفظ مذکور لانا وہ تفسیر نہین کہلاتی پھر یعنے کا لفظ بے معنی ہوا وہ نام لیتے ہین فصاحت کا اور ترتیب کا خلل بتلاتے ہین کہان فصاحت یعنی زبان سے فصاحت بولی جاتا اور کہان ترتیب یعنی ہر لفظ کو اسکے موقع پر

۶

رکھنا پس یہان غلط کا لفظ اور فصاحت سے ہی کا لفظ دونون غلط واقع ہوے - کیونکہ بسم اللہ کا ہر ہر لفظ صحیح ہی اور فصیح ہے یعنی غلط نہین اور فصاحت سے صاف بولی جاتا ہی شمس الاخبار کیونکہ لفظ رحیم بہ نسبت رحمن کی عام ہی منشور محمدی علت عموم کا لفظ مذکور ہی معلول اسکا غیر فصاحت گیا کہان عموم کہان فصاحت دونون مین زمین کا فرق ہی - وہ جو کہے لفظ رحیم بہ نسبت رحمن کی عام اور رحیم ادنی اور رحمن اعلی ہی عبارت بے معنی ہی کیونکہ جب تم کہے لفظ رحیم کا بہ نسبت رحمن کے عام ہی تو یہ کہنا ضرور تھا کہ بہ نسبت اور کسی کی خاص ہے - یہہ کہنے والی صاحب کی علم کی خوبی ہے کہ عام کا مقابل خاص فوت ہوگیا - وہ جو کہے اور رحیم ادنی اور رحمن اعلی ہے اسکا معطوف علیہ کون ہی یعنے پہلے اور کا عطف کس پر ہے نظر نہین آتا اور یہ عموم اور اعلی اپنا اور ادنی اپنی غیر فصیح ہونیکے دلیل نہین ہوسکتے فقط علم کا دعوی نظر آتا ہی شمس الاخبار فصحاء عرب کی عادت ہی کہ صفات مین ادانی سے اعلی کیطرف ترقی کیا کرتے ہین منشور محمدی یہہ ترقی کی بات ترتیب عبارت سے علاقہ رکہتی ہے نہ فصاحت سے یعنی نہ صاف بولنے سے فصاحت اور بات ہی ترتیب عبارت اور بات ہی شمس الاخبار محمد صاحب نے اعلی سے ادنی کیطرف الٹی ترقی کی ہے منشور محمدی یہہ

عبارت بھی بے معنی ہے کیونکہ الٹی مین ترقی کہان ہی جو
الٹی ترقی کی کرکے بولا جاوے - بلکہ یون پوچھنا تہا
کہ اعلی کی جگہہ مین ادنی رکھا گیا ہی ادنی کی جگہہ مین اعلی
اسکا کیا سبب شمس الاخبار پس انکو یہہ کہنا چاہئے
تہا بسم اللہ الرحیم الرحمن منشور محمدی کبھی یون
کہنا سچا ہوئے تہا کیونکہ رحیم کو ادنی رحمن کو اعلی سمجہہ کر
مقدم کرنے کی صورت مین فواصل عرب فوت ہوجاتے
ہین جو عرب کی زبان مین بڑا ضروری امر ہے اور
نہایت خوش آیندگی کیونکہ زبان سماعت سے علاقہ
رکھتی ہے برخلاف اُسکے معانی وہ ذہن سے علاقہ
رکھتے ہین اور تدبر و تامل سے معلوم ہوتے ہین پھر بعد
تدبر کے آگے کو پیچھے کر لینا اور پیچھے کو آگے کر لینا
ادنی بات ہی گفتگو کلام مین ہی جو زبان سے اور سماعت
سے علاقہ رکھتی ہے اور قرآن کریم کا اعجاز اولاً کلام
سے علاقہ رکھتا ہی اور ثانیاً معانی سے فواصل کا قاعدہ
رحیم کے بعد از ہی آنے کو چاہتا ہی جب دو قاعدے
متعارض ہوون یعنی ایک کی آڑ ایک ہوون تو ظاہر
کو جو سماعت سے علاقہ رکھتا ہی اور سننے والی کو خوش
آیندگی ہی وہی ترجیح دئے جاوینگا نہ دوسرا قاعدہ جو
ذہن سے علاقہ رکھتا ہی ترتیب معنوی پر ترتیب لفظی
جو فواصل اور خوش آیندگی ہی مقدم ہے چنانچہ قرآن
کریم بھی فاتوا بسورۃ من مثلہ فرماتا ہی - فواصل عرب
جدی ہین اور فواصل شعری جدی دے فواصل ہے

ہین اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم دیکہو پھر یہان
بہی الرحیم آیا مالک یوم الدین غرض جیم جیم
مین جیم دین عین قیم لین عرب کی فواصل مین قرآن انکی
فواصل کے مطابق نزول پایا تا اول وہلے مین کلام
کی ریت معلوم ہوجاوی معترض کی نظر رحیم کی میم پر
پڑتی تو کبھی اعتراض نکرتے لیکن کیا کرینگے رحیم کے میم
پر پڑی دوسرا یہہ کہ رحیم تتمہ رحمن ہی اس صورت
مین رحمن کا مقدم ہونا اپنے تتمے پر لازم ہی اس
صورت مین ترقی کہان پائی جاتی ہی جو اعتراض کیا جاوے
تیسرا یہہ کہ بسم اللہ علم محض ہی اور رحمن علم کے
منزلے اور رتبے مین کیونکہ یہہ صفت غیر حق پر کبھی
نہین بولی جاتی یعنے جیسا کسی مخلوق کو اللہ نہین کہتے
ویسا ہی کسی مخلوق پر رحمن کا اطلاق نہین کرتے اور
اس پر نہین برتتے برخلاف رحیم کے کہ وہ محض صفت
ہی کہ غیر حق پر بھی اطلاق کی جاتی ہے باطلاق لفظی
اس معنے سے بھی رحمن کا رحیم کے آگے رہنا ضروری
لابدی ہی کیونکہ وہ منزلے مین ذات کی ہے اور تقدم
ذات کا یعنے آگے رہنا اسم ذات کا اپنی صفت پر
امر واجب ہی اس مقدمے مین عجالۃ الوقت یعنی جلدی
کیواسطے اتنے بس کرتی ہین ورنہ بہت کچہہ ہے -
شمس الاخبار اب اس مقدمے مین ہم غیر واجبی
طرفداری نکرینگے منشور محمدی طرفداری کچہہ دو قسم

نمبر ۳

نہین رکھتی ایک واجبی ایک غیر واجبی جو غیر واجبی کہا جاے ۸
طرفداری غیر واجبی کے سوا ہو نہین سکتی۔ پس حقداری
کہا چاہیے نہ طرفداری شمس الاخبار محمد صاحب نے
مطابق کلام الٰہی تثلیث مقدس ثابت کی ہی منشور محمدی
بسم اللہ الرحمن الرحیم مین تثلیث کی تعریف کہان ہی
اور اسکا ثبوت کدہر سے۔ تین خدا یعنی تین ذات کے
مجموعے کا ذکر اول آکر اور وہ تین ذات موصوف واقع
ہو کر اسکے تین صفت اسکے بعد کہان واقع ہوی یعنی ایسا
کہان ہے بسم الاب الرحمن والابن الرحیم والروح القدس
الرؤف۔ بلکہ اسمین خدائی واحد کا اول ذکر آکر اور وہ
موصوف واقع ہو کر اسکے بعد اسکے دو صفت یعنی الرحمن الرحیم
کر کے آئے ہین وہ جو کہے تثلیث مقدس کی تعریف
کی ہی۔ ہم کہتے ہین رحمن ایک ذات کی تعریف ہوی
اور رحیم ایک ذات کی تعریف ہو تو لفظ اللہ کون سے
ذات کی تعریف ہوی کیا لفظ اللہ بھی تمہارے نزدیک
اسم صفت ہی جیسا رحمن رحیم سب کے نزدیک صفت
ہی یعنی کیا اللہ ایک اسم صفت ہی جو باپ پر بولا جاتا ہے
اور رحمن ایک اسم صفت ہی جو بیٹے پر بولا جاتا ہی اور
ایک اسم صفت ہی جو روح القدس پر بولا جاتا ہی
ایسا تو کبھی نہین اسکی سوای استعانت ذات سے لی جاتی
جاتی ہے جب ہے تینون اسم صفت ہوے استعانت
صفات سے کیسی شمس الاخبار چنانچہ انجیل مین بھی باپ
بیٹا روح قدس لکھا ہے منشور محمدی بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین باپ بیٹا روح قدس کہان ہے جو بسم کا لفظ
بولا گیا بلکہ بسم اللہ کا ترجمہ تو یہہ ہے کہ شروع کرتا
ہون مین اس اچھے کلام کو اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
نہایت رحم والا ہے واہ خوب بڑے مہربان کا معنی اور
نہایت رحم والے کا معنی روح القدس سمجھے آفرین ہی انہی
سمجھہ پر ہم تسلیم کیے کہ انجیل مین باپ بیٹا روح قدس آیا
تو اس سے بیٹے کی خدائی کہان سے ثابت ہوی کیونکہ اگر
باپ جننے والی کے معنے سے ہی تو باپ موثر ہے یعنی تاثیر
کرنیوالا اور بیٹا متاثر یعنے اثر قبول کرنیوالا خدا موثر
ہوتا ہے نہ متاثر اس معنے سے بھی بیٹے کی خدائی باطل
ہے اگر باپ کا معنی پرورش کرنیوالا اور رحم کرنیوالا
اور بیٹے کا معنی پرورش یافتہ اور رحم کیا گیا لیے تو ہی
بیٹے کی خدائی باطل ہے کیونکہ باپ پروردگار ہی اور بیٹا
پروردہ اور باب رحیم ہے بیٹا مرحوم پروردہ اور مرحوم
کہان خدا ہوتا ہے اللہ کی پناہ رہا روح القدس وہ
بھی خدا ہو نہین سکتا کیونکہ روح خالق تعالے کا ایک مخلوق
ہے مقابلے مین جسم کے فرق یہہ ہے کہ وہ مقدار و مساحت
نہین رکھتا۔ یہہ مقدار و مساحت رکھتا ہے وہ عالم امر کی
ہے یعنی عالم غیب ہی یعنے حواس خمسہ ظاہری اور باطنی
سے پرے یہہ عالم شہادت سے پھر وہ دو قسم پر ہے
ایک پاک جیسے جبرئیل جنکا کام وحی لانا دوسرا ناپاک
جیسے ابلیس کا کام دلون مین وسوسہ ڈالنا پھر ہر مخلوق
خالق کسطرح ہوگا آپ ہی اسپر مخلوق کا نام استعمال کرتے

ہو پھر اسکو خالق بھی کہتے ہو یہہ عجب طرح کی خدائی ہی جو
کسی کے سمجھ مین نہین آئی **شمس الاخبار** نہ کہا پسر روح
قدس اور بیٹا لکھا ہی **منشور محمدی** گو انجیل مین باپ
بیٹا روح قدس لکھا ہو۔ باپ روح قدس بیٹا نہ لکھا
ہو لیکن بسم اللہ مین نہ پہلی ترتیب لکھی ہے نہ دوسری
ترتیب معلوم ہوا آپ جہان تین دیکھینگے وہی کیطرح کہ ہون
تثلیث کا خیال کرینگے **شمس الاخبار** معلوم ہوتا ہی
کہ جب محمد صاحب نے اس دشوار مہم پر کمر باندہی اور اپنی
طبع زاد دین کو خلاف مرضی اللہ تعالی رواج دینا منظور
کیا تو پہلے تثلیث مقدس کو بنظر استمداد یون زبان پر
لائی بودہ موافق دستور اپنی حاجات تثلیث مقدس کے
نام سے مانگین **منشور محمدی** واہ دروغ گو را حافظہ
نباشد آپ ہی کہتے ہو (چنانچہ سورہ فاتحہ جسکا مضمون
نہایت دلپسند اور لائق تعریف ہے درحقیقت کہ محمد صاحب کچھ
کچھہ واقفیت کلام الہی سے رکھتے تھی کیونکہ اسکی تصنیفات
سے پر ظاہر ہے) پھر اون کا دین طبع زاد اور خلاف مرضی
الہی کہان ہوا بلکہ جو کچھ فرمائے دین الہی فرمای اور موافق
مرضی الہی مگر تمہارا کفر یہہ کہتا ہی کہ جو کچھہ فرمائے دین الہی
فرمائے مگر اہل کتاب سے کیونکر مذہب الغرنت اور
جبرئیل امین سے۔ چنانچہ تمہاری اسکے نیچے کی عبارات
اسباب مین مندرج ہین۔ پھر آنحضرت کے دین کو طبع زاد
کہنا یہہ صاحبون کا طبع زاد ہے جب بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور وہ صفت رحمن اور تثلیث کا پتا ہی نہین تثلیث

کو بنظر استمداد زبان پر لانیکی بابت اور اپنے حاجات تثلیث
کے نام سے مانگنے کی بابت سراسر باطل ہے **شمس الاخبار**
یہہ ہم کہہ نہین سکتے کہ انھون نے بیبل پڑہی ہوگی **منشور محمدی**
کیون نہین کہہ سکتے کیا تمہارے یہان مہتان و
افترے کم ہین **شمس الاخبار** یہہ بھی انکی تصنیفاتون سے
اشکارا واضح ہتا ہے **منشور محمدی** سرورعالم کے
تصنیفون سے آپ کا امی ہونا اور بیبل کا کسی سے نہ سننا
ثابت ہو چکا اور تم اسپر ایمان لاکر قایل ہو چکے تو پھر
بولنا کیا ہے تاہم شاہی کردی عیسائیون سے محبت رکھتے تھی
ہمیشہ انجیل کی باتین سنتے تھے کیا پڑھنے سننے مین کچھ
فرق ہی کیا پڑھنا اور رہے اور سننا اور ہی کیا پڑھنے
سننے کو آتا ہی پس انجیل نہ پڑہے تھے بولنے مین اور محبت رکھتے تھی اور انجیل کا نام
سنتے تھی بولنے مین پورا تخالف تناقض ہی **شمس الاخبار** تو اونھون
نے بوقت ادعائی نبوت تثلیث مقدس کو ابتدا مین
ہر ایک اقنوم کو موافق انجیل اپنے اپنے درجے پر لکھا۔
منشور محمدی اس سے معلوم ہوا ہر ایک اقنوم کا
ایک درجہ نہین تو خدائی بھی کامل نہوی بلکہ ناقص
ہوی یعنے باپ کی خدائی بڑے درجے کی بیٹے کی
اس سے کم درجے کی روح القدس کی بیٹے سے کم
درجے کی تو ہم اسکے جواب مین کہتے ہین کہ ناقص کہین
کہین خدا ہوتا ہے اللہ کی پناہ کیا کامل خدا سے دو تین
ناقص خدایون کے کام نہین ہوتے پھر تینون کا مجموعہ
کام کرتا ہے تو کامل کامل نر ہا ہر ایک ناقص ہوا اسکی